روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

ہفتہ 9- جنوری 1999ء - 20 رمضان 1419 ہجری - 9 صلح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 8

جھوٹ رزق کو کم کرتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا-

والدین سے نیک سلوک عمر کو بڑھاتا ہے- جھوٹ رزق کو کم کرتا ہے اور دعا قضاء وقدر کو بدل دیتی ہے-

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے تو جھوٹ کو نجاست کہا تھا کہ اس سے پرہیز کرو (-) - بت پرستی کے ساتھ اس جھوٹ کو ملایا ہے جیسا احمق انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے ویسے ہی صدق اور راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کے لئے جھوٹ کو بت بناتا ہے- یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بت پرستی کے ساتھ ملایا اور اس سے نسبت دی جیسے ایک بت پرست بت سے نجات چاہتا ہے- جھوٹ بولنے والا بھی اپنی طرف سے بت بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس بت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی- کیسی خرابی آ کر پڑی ہے- اگر کہا جاوے کہ کیوں بت پرست ہوتے ہو- اس نجاست کو چھوڑ دو- تو کہتے ہیں کیونکر چھوڑ دیں اس کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا- اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہوگی کہ جھوٹ پر اپنا مدار سمجھتے ہیں- مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے- بھلائی اور فتح اسی کی ہے-

مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک مرتبہ امرتسر ایک مضمون بھیجا- اس کے ساتھ ہی ایک خط بھی تھا- رلیا رام کے وکیل ہند اخبار کے متعلق تھا- میرے اس خط کو خلاف قانون ڈاکخانہ قرار دے کر مقدمہ بنایا گیا- وکلاء نے بھی کہا کہ اس میں بجز اس کے رہائی نہیں جو اس خط سے انکار کر دیا جاوے- گویا جھوٹ کے سوا بچاؤ نہیں- مگر میں نے اس کو ہرگز پسند نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ اگر سچ بولنے سے سزا ہوتی ہے تو ہونے دو جھوٹ نہیں بولوں گا- آخر وہ مقدمہ عدالت میں پیش ہوا- ڈاکخانوں کا افسر بحیثیت مدعی حاضر ہوا- مجھ سے جس وقت اس کے متعلق پوچھا گیا تو میں نے صاف طور پر کہا کہ یہ میرا خط ہے مگر میں نے اس کو جزو مضمون سمجھ کر اس میں رکھا ہے- مجسٹریٹ کی سمجھ میں یہ بات آ گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بصیرت دی- ڈاکخانوں کے افسر نے بہت زور دیا مگر اس نے ایک نہ سنی اور مجھے رخصت کر دیا-

میں کیونکر کہوں کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں- ایسی باتیں نری بیہودگیاں ہیں- سچ تو یہ ہے کہ سچ کے بغیر گذارہ نہیں- میں اب تک بھی جب اپنے اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو ایک مزا آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے پہلو کو اختیار کیا- اس نے ہماری رعایت رکھی- اور ایسی رعایت رکھی جو بطور نشان کے ہو گئی (-) یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں- (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 636 - 637)

جو شخص توبہ کر کے اپنی حالت کو درست کرے گا وہ دوسروں کے مقابلہ میں بچایا جائے گا

(حضرت مسیح موعود)

رمضان المبارک اور لجنات اماء اللہ

○ رمضان المبارک کے مہینے میں تحریک جدید کی مالی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے والے خوش نصیب افراد کے لئے 29- رمضان المبارک کی تقریب میں ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ خصوصی دعا کرتے ہیں- جملہ لجنات کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ افراد اس میں شامل ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضور انور کی دعا سے مستفیض ہوں-

(صدر لجنہ اماء اللہ - پاکستان)

بیوت الحمد منصوبہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیوت الحمد کی بابرکت تحریک کے ثمرات سے سینکڑوں مستحقین مستفیض ہو رہے ہیں- بیوت الحمد کالونی جو نوے مکانوں پر مشتمل ہے اور ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ ہے اس میں 84 سے زائد مستحق خاندان رہائش کی سہولت سے فیضیاب ہو رہے ہیں- ابھی پہلے مرحلہ کی تکمیل میں کالونی کے دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں-

اسی طرح ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے- کئی مستحق گھرانے اس امداد کے منتظر ہیں-

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ مستحق افراد کی خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں- اور حسب استطاعت ضرور شمولیت فرمائیں-

یہ مالی قربانی آپ اپنی اپنی جماعتوں میں بھی نظام کے تحت پیش کر سکتے ہیں- اسی طرح براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھی داخل کروا سکتے ہیں- اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت خلق کی توفیق اور سعادت سے نوازتا رہے-

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

عرفان حدیث

روزہ داروں کا اجر

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایسے بالا خانے ہوں گے جن کے اندرونے باہر سے اور خارجی حصے اندر سے نظر آتے ہوں گے۔ اس پر ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہا یا رسولؐ اللہ یہ بالاخانے کن لوگوں کے لئے ہیں فرمایا۔ یہ ان کے لئے ہوں گے جو خوش گفتار ہوں اور ضرورت مندوں کو کھانے کھلانے والے ہوں' روزوں کے پابند ہوں اور راتوں کو نماز پڑھیں جب لوگ سوئے ہوتے ہیں۔ (جامع ترمذی کتاب البر والصلہ باب قول المعروف)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

"یہ ایک بہت دلچسپ حدیث ہے جس پر خوب غور کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا (-) یہ حدیث جامع ترمذی کتاب البر والصلہ سے لی گئی ہے۔ حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جنت میں بالا خانے ہوں گے جن کے اندرونے باہر سے اور خارجی حصے اندر سے نظر آتے ہوں گے۔ اس حدیث کا مضمون بتا رہا ہے کہ یہ لازماً حضرت اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کلام ہے ورنہ جیسا کہ مضمون آگے بڑھے گا آپ حیران ہو جائیں گے کہ کسی اور کے دماغ میں یہ خیال آ نہیں سکتا تھا۔ عام طور پر انسان اپنے گھر کی پردہ پوشی چاہتا ہے کہ ہر حالت میں لوگ اس کو باہر سے نہ دیکھیں۔ اگر یکطرفہ شیشے مل جائیں جیسے آج کل میسر ہیں تو اندر سے باہر تو دیکھ سکتا ہے اور باہر سے اندر نظر نہیں آتا۔ یہ ایک فطری تمنا ہے اور اکثر ہم نے دیکھا ہے کہ اب ایسی جالیاں بن گئی ہیں' ایسے شیشے مل گئے ہیں جو موٹروں کے اندر لگا دیئے جاتے ہیں تاکہ اندر کا مسافر باہر کی سیر کر سکے اور بیرونی آدمی اندر نہ دیکھ سکے یہ ان لوگوں کی ایجادیں ہیں جو بے پردہ ہیں' جن کو اپنا اندرونہ چھپانے کا کوئی ہوش نہیں بھی ہوتا لیکن فطرت کو نہیں دبا سکے۔ فطرت انسانی بہرحال یہی چاہتی ہے کہ وہ خود لوگوں کی نظر سے محفوظ رہے اور لوگ اسے دکھائی دیا کریں۔ لیکن اس حدیث کی عجیب خبر ہے فرمایا کہ بالاخانے ایسے ہوں گے کہ اندر کے لوگ باہر دیکھ سکیں گے اور باہر کے لوگ اندر دیکھ سکیں گے۔ اب یہ بھی بہت دلچسپ بات ہے۔ اس زمانے میں اگر اندر کے لوگ باہر دیکھ سکتے تھے تو طبعی لازمی بات تھی کہ باہر کے لوگ اندر بھی دیکھ سکتے ہوں۔ وہ شیشے تو ایجاد نہیں ہوئے تھے جو یکطرفہ ہوں۔ تو خصوصیت کے ساتھ بالا خانوں کا اس طرح ذکر کرنا کہ وہ اس زمانے کا کلام معلوم ہی نہیں ہوتا۔ اس زمانے کی بات ہے جب یکطرفہ شیشے یا جھروکے ایجاد ہو گئے تھے جن میں سے یکطرفہ نظر آیا کرتا تھا۔ تو حضرت علیؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف یہ بات منسوب کرنے کی ضرورت کیا تھی جو اس زمانے کے لحاظ سے عجیب بات ہے کہ بالا خانے ہوں گے اور اندر کے لوگ باہر دیکھ سکیں گے اور باہر کے لوگ اندر بھی دیکھ سکیں گے تو ان بالا خانوں کا جس میں بر سر عام گویا چوک میں پڑے ہوئے ہیں ان کا کیا فائدہ۔ اس سے آگے جو مضمون ہے وہ بہت دلچسپ ہے وہ اس پر پُر حکمت روشنی ڈال رہا ہے۔ یہ بات سن کر ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر سوال کیا کہ حضور ایسے بالا خانے جہاں دو طرفہ نظارہ ہو گا یہ کن کے لئے ہوں گے؟۔ فرمایا یہ ان کے لئے ہوں گے جو خوش گفتار ہوں گے' ضرورت مندوں کو کھانا کھلانے والے' روزوں کے پابند اور راتوں کو جب سب لوگ سوتے ہیں تو وہ نمازیں ادا کریں گے۔ اس کا اس بات سے کیا تعلق ہے؟ انسان کی نیکی کے کچھ پہلو ہیں جو بنی نوع انسان کی طرف کھلے ہوئے ہیں اور بنی نوع انسان ان کے ان پہلوؤں کو دیکھ رہا ہے۔ ایک انسان جب ضرورت مند کی ضرورت پوری کرتا ہے جیسا کہ یہاں ذکر کیا گیا ہے تو ضرورت مند اپنے محسن کو جان رہا ہے اور محسن ضرورت مند کی ضرورت کو پہچان رہا ہے۔ یہ دو طرفہ نظر آنے والی بات ہے۔ لیکن اگر وہی شخص راتوں کو اٹھ کھڑا ہو جب کہ سب لوگ سوتے ہیں تو اس کی نیکی کو کوئی نہیں جانتا' کسی کو خبر نہیں کہ اس نے رات کیسے بسر کی۔

پس اللہ کی یہ شان ہے کہ جنت میں ان کی اندرونی نیکیاں بھی دکھائی جائیں گی اور چونکہ جنت میں داخل ہونے والوں کے کوئی ایسے کاروبار نہیں جو دنیا کی نظر سے چھپائے جانے والے ہوں وہاں سب ایک دوسرے کو جانتے ہیں' وہاں جو کچھ بھی ہے نیکی کی بات ہی ہے جس کے ظاہر ہونے میں حرج نہیں مگر دنیا میں جو نیکیاں چھپایا کرتے تھے اور ان کو دوسروں کو دیکھنے نہیں دیا کرتے تھے' تھیں وہ بہت پیاری۔ اللہ کی شان ہے جنت میں اللہ فرماتا ہے کہ میں دکھاؤں گا ان کو۔ سب لوگ جان لیں گے کہ یہ وہ لوگ تھے جن کی چھپی ہوئی باتوں کا ہمیں کوئی علم نہیں۔ اس طرح یہ خدا تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے' اس طرح نیکیاں کیا کرتے تھے۔ پس یہ خدا کی شان ہے کہ احادیث نبویہ جو سچی ہوں خود بولتی ہیں۔ ناممکن ہے کہ وہ رسولؐ کے سوا کسی اور کا کلام ہو۔ اور مجھے کبھی بھی ضرورت نہیں پڑی کہ راوی کے حوالے سے حدیث کو سچا جانوں' ہمیشہ میں نے حدیث کے حوالے سے حدیث کو سچا جانا ہے۔ اتنی قطعی ہدایت اپنے اندر رکھتی ہے' اتنا قطعی ثبوت رکھتی ہے' ایسا فرقان ہوتی ہے سچی حدیث کہ اسے کسی راوی کی حاجت نہیں ہے۔"

(الفضل 29- دسمبر 98ء)

غزل

ہیں دُھند میں ڈوبے سبھی منظر' اُسے کہنا
بے کیف سا گذرا ہے دسمبر' اُسے کہنا

دامن سے لپٹتی ہیں وہ مہکی ہوئی یادیں
ساون سا برستا ہے یہ اکثر' اُسے کہنا

کل تُو بھی تو ملنا مرے چاند سے اے چاند!
کرتا ہے کوئی یاد یہ شب بھر' اُسے کہنا

پوچھے جو مرا حال' تو اے دُور کے راہی!
آنکھوں میں چھلکتا ہے سمندر' اُسے کہنا

جب سے ہے وہ بچھڑا تو یہ درد کے مارے
روتے ہیں سدا رات کو اٹھ کر' اُسے کہنا

مایوس تو ہرگز نہیں' امید کے دیپک
روشن ہیں منڈیروں پہ یہ گھر گھر' اُسے کہنا

انور ندیم علوی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عالمی درس قرآن- 1998ء ☆ نمبر 9

اللہ تعالیٰ نے ہجرت کی وجہ سے بے انتہا برکتیں عطا کیں

صحابہؓ رسولؐ کی میدان جنگ میں ذکر الٰہی کی ایمان افروز کیفیات کا تذکرہ

درس قرآن کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن: 30- دسمبر 1998ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک کے عالمی درس قرآن میں سورہ نساء کی آیات 101 تا 107 کا درس دیا- حضور ایدہ اللہ کا یہ درس ایم ٹی اے بیت الفضل لندن سے شام 15-4 تا 40-5 لائیو ٹیلی کاسٹ کرتا ہے- اس کے علاوہ سات دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا جاتا ہے-

آیت 101

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آیت نمبر 101 کی تفسیر جاری ہے- حضور ایدہ اللہ نے گزشتہ روز کے درس کے اختتام پر حضرت مسیح موعود کا جو ارشاد پیش فرمایا تھا اس کے حوالہ سے فرمایا کہ مسیح کہتے ہیں کہ کوئی نبی بے عزت نہیں ہوتا مگر اپنے وطن میں- میں کہتا ہوں کہ نہ صرف نبی بلکہ جو بھی ملک چھوڑے گا- اسے دوسرے وطن میں ایسے اچھے حالات ملیں گے کہ دینی کام کرنے میں وسعت ملے گی- حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہاں پر حضرت مسیح موعود نے دینی کام کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے- اگر دنیاوی مقاصد کے پیش نظر اپنا ملک چھوڑا جائے تو پھر یہ دینی ہجرت ہے ہی نہیں پھر یہ محض دنیاوی ہجرت ہے- اس لئے اپنا ملک اس وقت چھوڑیں جب اپنے ملک میں امور دینیہ کی بجا آوری مشکل بنا دی گئی ہو- پھر اللہ تعالیٰ تمہیں مراغما کثیرا" عطا کرے گا- پھر اللہ تمہیں کامیاب کرے گا- حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج کے زمانہ میں مخالفین کو ہمارے بارے میں سب سے زیادہ تکلیف یہی ہے کہ ہم نے تو ان کے ملک چھوڑنے کے سارے راستے بند کئے ہوئے تھے پھر بھی یہ نکل گئے- اور اللہ نے ان کو بڑی سہولتیں عطا کر دیں- انہوں نے ضیاء الحق کے منہ پر کہا تھا کہ ہم کہتے تھے کہ اسے روک لو مگر وہ نکل گیا- بالآخر تم اپنے اس ارادہ میں ناکام و نامراد ہوئے- یہ وہ باتیں تھیں جن کا ذکر اس زمانے میں چلتا تھا-

ہجرت کا ایک اور مضمون

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مراغما کا ایک اور مضمون یہ ہے کہ جب دوسرے ملکوں میں جاتے ہیں تو یونہی وہاں پر خیر مقدم نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے جدوجہد اور محنت کرنی پڑتی ہے- تب آخر کار کامیابی حاصل ہوتی ہے- حضور نے مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جرمنی میں 15- سال سے کیس لٹک رہے ہیں- احمدیوں کی بھاری اکثریت نے عدالتوں میں حکومتوں سے مقابلہ کیا اور آخر احمدیوں کی بھاری اکثریت کا یہ حق تسلیم کیا گیا کہ کسی اور وجہ سے نہیں بلکہ دین کی وجہ سے یہ لوگ اپنے ملک سے نکلنے پر مجبور ہوئے- اس طرح اللہ نے فتح عطا کی- اور دشمن پر ایک بار اور مٹی ڈال دی گئی- پھر دنیاوی وسعت بھی اس کے نتیجہ میں حاصل ہو جاتی ہے- یہ دنیاوی فوائد مقصود تو نہیں ہیں لیکن اللہ نے ہجرت کی وجہ سے اتنی برکتیں عطا کیں جو اگر ہجرت نہ ہوتی تو نہ مل سکتیں- اس کی وجہ یہ تھی کہ مقصود اللہ کی خاطر ہجرت تھی- اللہ فرماتا ہے کہ دینی فوائد کے علاوہ خدا کا دیا ہوا جھونگا یعنی دنیاوی برکتیں بھی ہم تمہیں عطا کر رہے ہیں یہ وہ برکتیں ہیں جن کا انسانی ذہن تصور بھی نہیں کر سکتا تھا-

حضرت مسیح موعود نے فرمایا صحت نیت سے جو قدم اٹھاتا ہے وہ پاتا ہے- اگر اس کو کوئی بیماری ہے تو وہ بھی دور ہو جاتی ہے- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہم نے ہجرت کرنے والوں کی بیماریاں دور ہوتی دیکھی ہیں- یہاں آتے ہیں تو ان کی صحتیں اچھی ہو جاتی ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم کیا کریں جب ہم یہاں آتے ہیں تو صحت اچھی ہو جاتی ہے اور جب واپس جاتے ہیں تو صحت بگڑ جاتی ہے- حضرت مسیح موعود نے جو نکتہ بیان فرمایا ہے وہ اور کسی کو نہیں سوجھا- اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ علاج کے جو ذرائع یہاں میسر ہیں وہ اور کہیں نہیں ہیں- جن کو ہجرت کی سعادت مل جائے ان کو یہ ساری برکتیں مل جاتی ہیں- یہ سارے معنی مراغما کثیرا میں شامل ہیں-

آیت نمبر 102

اس آیت کی تفسیر میں حضور نے فرمایا کہ اس میں علماء نے بہت بحثیں اٹھائی ہیں جن کی تفاصیل کا بیان ضروری نہیں- بنیادی بات یہ ہے کہ قرآن کا نزول آنحضرت ﷺ پر ہوا- ناممکن ہے کہ آپؐ وحی کے منطوق کے خلاف عمل کرتے- اس لئے آنحضرت ﷺ کے لئے عذر تلاش کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں- لازماً آنحضرتؐ نے وحی کا یہ مقصد سمجھا ہے کہ سفر میں جبکہ دشمن نے حملہ نہ بھی کیا ہو تو نماز قصر کرنے کی اجازت ہے- اور آپؐ نے اس قصر پر عمل فرمایا ہے- مختلف روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ غزوہ ذات الرقاع میں صلوٰۃ خوف ادا کی گئی ہے-

حضور نے فرمایا کہ مولوی دوست محمد شاہد صاحب نے جو کیلنڈر بنایا ہے اس میں غزوہ ذات الرقاع کو 7- ہجری میں قرار دیا ہے- پس پتہ چلا کہ صلوٰۃ خوف کا مسئلہ بہت بعد میں پیدا ہوا جبکہ قصر پہلے بھی کی جاتی تھی-

حضور ایدہ اللہ نے زیر بحث آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ جب سفر میں ہو تو نماز قصر کرنے پر ہرگز کوئی گناہ نہیں- ان خفتم میں جو شرط ہے اس کا جواب نہیں دیا گیا- قاری پر چھوڑا جاتا ہے کہ وہ خود جواب نکالے- کیونکہ وہ جواب سیاق و سباق میں موجود ہوتا ہے- حضور نے فرمایا میرے نزدیک اگلی آیت اس کی تفصیل بیان کر رہی ہے-

سفر کے خوف سے قصر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قصر کی ایک اور وجہ دائمی ہے جو احادیث سے ثابت ہے- رسول کریم ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تھی تو اس جلدی کی بناء پر آپ نمازیں قصر ضرور کرتے تھے- جلدی کا خوف دائمی خوف ہے- دشمن کا خوف نہ بھی ہو تو سفر کا خوف ہوتا ہے کہ اتنا دور جانا ہے- اس خوف کی وجہ سے توجہ بٹتی ہے- چنانچہ فرمایا گیا ہے کہ نمازیں چھوٹی کر لیا کرو لمبی سورتیں نہ پڑھو- اور یہ کہ نمازوں کو جمع کر لیا کرو- یہ ساری صورتیں دشمن کے خوف سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ سفر کا جو اپنا خوف ہے وہ بیان ہوا ہے غالب ایک شعر میں کہتا ہے کہ یہ جو سایہ ملا ہوا ہے- یہ صحرا ہے چشمہ ہے دل چاہتا ہے کہ یہیں بیٹھے رہیں- اگر یہ خوف ڈاکے نہ ڈالا کہ دور جانا ہے- رات ہو رہی ہے تو یہیں رہ جاتے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سفر خود بھی خوف کی حالت ہے- یہ خوف ایک دوسرے خوف کی طرف منتقل ہو گیا اس تسلسل کو نہ سمجھنے کی وجہ سے علماء کو غلطی لگی ہے-

حضور نے فرمایا اس جگہ پر سفر کے مسائل بیان کر دیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہوگا- اس سلسلے میں بکثرت روایات ملتی ہیں- ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ کے ساتھ سفر کیا- اور انہوں نے ظہر عصر کی نماز قصر کر کے نصف پڑھی اور اس کے آگے پیچھے کچھ نہ پڑھا- ایک روایت میں ہے کہ میں ابن عمرؓ کی معیت میں قصر نماز پڑھ کے فارغ ہوا تو کچھ لوگ کھڑے ہوگئے- معلوم ہوا کہ سنتیں پڑھ رہے ہیں- ابن عمرؓ نے کہا کہ اگر مجھے سنتیں پڑھنی ہوتیں تو نماز بھی پوری پڑھتا- دوران سفر جب بھی مجھے حضرت رسول پاک ﷺ کی صحبت میسر آئی تو آپؐ نے دو رکعت سے زائد نماز نہیں پڑھی- صحابہ یہ یقین کرتے ہوئے حضرت نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کرتے تھے کہ آپؐ ہرگز وحی کے خلاف نہیں کیا کرتے تھے- یہ عقیدہ وحی اور سنت پر مبنی ہے- مسلم کی روایت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس میں قصر نماز کی بات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ حالت جاری رہی یہاں تک تک کہ آنحضرت ﷺ کی وفات ہوگئی-

نمازیں جمع کرنا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا نمازیں جمع کرنے کے بارے میں بھی بہت سی احادیث ہیں- نمازیں جمع کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ پہلی نماز تاخیر کر کے پڑھا کرتے تھے تاکہ جو دو نمازیں جمع کی جا رہی ہیں ان دونوں نمازوں کے اوقات مل جائیں- اس طرح سے دونوں نمازیں وقت پر بھی ہوں اور اکٹھی بھی ہو جائیں- مثلاً یہ کہ مغرب عشاء اگر جمع کرنی ہیں تو اس طرح کرتے تھے کہ مغرب میں تاخیر کرتے اور جب یہ دیکھتے کہ مغرب کا وقت عشاء سے مل جل گیا ہے نومینز لینڈ آگئی ہے (دو ملکوں کی سرحدیں جہاں ملتی ہیں وہاں درمیانی جگہ کو نومینز لینڈ کہا جاتا ہے) تو گویا موقع کا جو حق ہے وہ بھی ادا ہو گیا اور قصر کا حق بھی ادا ہو جاتا تھا-

سفر میں نمازیں قصر کرنے کے متعلق جماعت کے مسلک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الاول احمدی ہونے سے پہلے اہل حدیث مسلک سے تعلق رکھتے تھے' آپ کا خیال یہ تھا کہ جس طرح روزے میں سفر کے اعتبار سے تین دن کی شرط ہے اسی طرح نماز قصر کرنے کے لئے بھی تین دن کی شرط مقرر ہے- نمازوں کے قصر کرنے کے لئے چودہ دن کی مہلت کے آپ قائل نہیں تھے- کیونکہ یہ حنفیوں کا عقیدہ تھا- جبکہ حضرت مسیح موعود کا مسلک مسلسل 14 دن کا رہا ہے- اگر نیت سفر یہ ہو کہ چودہ دن سے زائد نہیں رہنا لیکن حالات کی مجبوری سے مہینوں بھی رہنا پڑے تو حالات کا تلنا سفری کیفیت کو ختم نہیں کرتا تھا- قصر کرتے چلے جاؤ- یہاں تک کہ حالات ٹھیک ہو جائیں-

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا مسلک اگرچہ تین دن کا تھا لیکن آپ نے حضرت مسیح موعود کے وقت میں وہی کیا جو حضرت مسیح موعود کیا کرتے

تھے مگر اس کے باوجود آپ اپنے سابقہ مسلک پر بھی قائم رہے۔ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کا کمال ہے کہ آپ نے حضرت خلیفہ اول کا مسلک تبدیل کروایا۔ آخری زمانے میں حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول سے عرض کیا کہ آپ نے ہمیں مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ جب آپ فتویٰ دیتے ہیں اور وہ مسیح موعود کے خلاف ہوتا ہے تو ہمیں آپ کا مسلک رد کرنا پڑتا ہے۔ مگر دل کو یہ دکھ ہوتا ہے کہ اس وقت تو آپ ہی ہمارے امام ہیں ہم اس مصیبت میں پڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے اس مسئلے کو خوب کھولا۔ اور اصرار کیا کہ آپ اس مسلک کو چھوڑ دیں اور فیصلہ دیں آخر کار حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فیصلہ دیا کہ میرا فیصلہ غلط تھا۔ اور حضرت مسیح موعود کا مسلک ہی درست تھا۔ یعنی چودہ دن کا مسلک ہی درست ہے۔

قصر کا حکم کس پر عائد ہوتا ہے

دوسرا پہلو جو قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ قصر کا حکم انہی پر عائد ہوتا ہے جنہوں نے اپنے فرائض منصبی کے دائرے میں چکر نہ لگانا ہو اس کی مثال یہ ہے کہ ایک انسپکٹر ہے جو اپنے دائرے میں دورے کرتا ہے۔ یا مدارس کے انسپکٹر ہیں یا مال کے انسپکٹر ہیں۔ ان کا کام ہی یہ ہے کہ سال کے اکثر حصہ میں سفر پر رہتے ہیں۔ ان پر قصر نہیں عائد ہوتی ریلوے گارڈ ہیں اس کا کام اور ڈیوٹی ہی سفر کرنا ہے تو ان کے لئے قصر کرنا جائز نہیں۔

اس پر سوال یہ اٹھا کہ آنحضرت ﷺ کا دائرہ کار کیا تھا؟ آپ کا دائرہ تو کل عالم تھا؟ اس کے باوجود آپ نے قصر کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کا جواب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا دائرہ بے شک کل عالم تھا۔ مگر آپ پر یہ تو فرض نہیں تھا کہ آپؐ ہر وقت سفر کرتے رہیں۔ کہیں جانا آپ کی اپنی منشاء سے تھا۔ آنحضرت ﷺ کا مسلک گہری حکمت پر مبنی ہے کہ میری مرضی ہے کہ چاہوں تو سفر کروں چاہوں تو نہ کروں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امیر صاحب جرمنی کو بھی یہی سوال درپیش ہوا کہ ان کا دائرہ سارا جرمنی ہے۔ مگر میں نے ان کو بھی یہی سمجھایا کہ ہر وقت گھومتے پھرتے رہنا تو آپ کے فرائض میں داخل نہیں۔ اس پر وہ سمجھ گئے اور سفر میں نماز قصر کرنی شروع کر دی۔

آیت نمبر 103

اس آیت کے مطالب بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تو ان میں نماز پڑھائے تو ایک گروہ تیرے ساتھ کھڑا ہو جائے اور چاہئے کہ وہ اسلحہ ساتھ رکھیں۔

حضور نے فرمایا ہر امام کو یہ حکم نہیں ہے کہ اس کے ساتھ باری باری نماز پڑھیں۔ یہ صرف رسول اللہؐ کی شان ہے کہ اگر ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی جائے تو وہ کئی رکعتوں سے بڑھ کر ہو۔ حضور نے فرمایا جو ذات الرقاع والا واقعہ ہے۔ اس میں آنحضرت ﷺ کی صلوٰۃ خوف بجائے مختصر ہونے کے بڑی لمبی تھی۔ آپؐ نے لمبی سورتیں اور لمبی نماز پڑھی۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں گھنٹہ دو گھنٹے لگ گئے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کی صلوٰۃ خوف لمبی اور صحابہ کرامؓ کی چھوٹی ہو گئی۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ خوف دور کرنے کا یہی ذریعہ تھا کہ رسول کریم ﷺ کی نماز ہی تو نماز تھی یہی اصل دعا تھی۔ یہ قرآن کی شان ہے کہ چھوٹی نماز کی باتیں کرتے ہوئے لمبی نماز کی باتیں کرتا ہے اسی میں دفاع ہے۔

آیت کریمہ کے باقی حصے کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دشمن یہ چاہتا ہے کہ اگر اسے موقع ملے کہ تم نماز میں مصروف ہو تو وہ اچانک آ پڑے اس صورت میں اگر مثلاً باہر بارش میں کھڑے ہو۔ بیمار یا زخمی ہو اور اسلحہ نہیں پہنا جا سکتا تو اس صورت میں اسلحہ پاس رکھ لو۔ بہرحال تمام احتیاطیں کرو۔ یقیناً اللہ نے کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اس میں پیشگوئی ہے کہ کافر غالب نہیں آئیں گے۔

آیت نمبر 104

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب نماز خوف کو جو کم کرنے کا حکم ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز کی مرکزی اہمیت میں کمی آ جائے۔ وقتی طور پر نماز کو چھوٹا کرنے کا حکم ہے۔ جو نماز کی حفاظت کے لئے ہے۔ اس لئے کہ قیام نماز کی جو بنیادی شرائط ہیں وہ یہاں پوری نہیں ہو سکتیں یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ تمام لڑائیاں اور ساری جدوجہد یہ نماز ہی کے لئے ہے۔ اس لئے جب خطرہ ہو تو نماز کو ہلکی کر لیا کرو۔ یہ تضاد نہیں مجبوری ہے۔ اور پھر جب امن ہو جائے تو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اپنے پہلوؤں پر ذکر اللہ کیا کرو۔ اللہ کو کھڑے ہو کر بھی یاد کرو اور بیٹھے ہوئے بھی یاد کرو۔ پھر جب تم مطمئن ہو جاؤ تو نماز کو سنوار کر پڑھو گویا کہ اس نماز کا بدلہ لو جو جلدی میں مجبوراً پڑھنی پڑی ہے۔ نماز خوف تھوڑی ہونے کے باوجود ذکر الٰہی کی راہ میں حائل نہیں ہونی چاہئے۔

نماز کی روح پرور کیفیات

حضور ایدہ اللہ نے مسلمان مجاہدوں کی نمازوں کی روح پرور اور دلگداز کیفیات کا ذکر بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا۔ آپ نے فرمایا علیٰ جنوبکم۔ میں گرے ہوئے سپاہیوں کا ذکر ہے۔ گرے ہوئے ہوتے تھے مگر پھر بھی ذکر الٰہی سے غافل نہ ہوتے تھے۔ کثرت سے ذکر الٰہی کرتے تھے۔ بیٹھ کر بھی کرتے تھے اور کئی تو کٹی ہوئی ٹانگوں کے ساتھ کرتے تھے۔ گرے ہوؤں کا حال عجیب ہے بڑی دردناک روایات اس بارے میں بیان ہوئی ہیں کہ دم توڑ رہے ہیں اور ذکر الٰہی کر رہے ہیں۔ صحابہؓ کی شان ہے کہ تلواروں کے سائے میں بھی ذکر الٰہی کر رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ نماز کے خلاف حملہ آوروں کا اس شدت سے مقابلہ کرو کہ ان کے منہ ٹوٹ جائیں اب یاد رکھو کہ نماز ایسا فریضہ ہے کہ نماز کے قیام کا یہ حق پورے زور کے ساتھ ادا کرو۔ نماز ایسا فریضہ ہے کہ جو وقت کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے کبھی مجبوراً کھینچنا پڑے تو اور بات ہے۔ ظہر کو عصر کے ساتھ کھینچ لیا جائے یا عصر کو ظہر کے ساتھ کھینچ لیا جائے۔ جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے آنحضرت ﷺ جہاں تک ممکن ہوتا تھا "موقوتا" کے لحاظ سے عمل کرتے تھے۔ بعض علماء کے نزدیک جب سورج ڈھل جائے تو مغرب تک کسی بھی وقت ظہر و عصر اکٹھی ہو سکتی ہیں اور مغرب کے بعد مغرب عشاء اکٹھی ہو سکتی ہیں۔ جب نماز پہلے بھی پڑھی جائے تو "موقوتا" کی خلاف ورزی نہیں ہوتی یہ "موقوتا" ہی کی ایک قسم ہے۔

نمازوں کے پانچ اوقات کی حکمت

نمازوں کے پانچ اوقات کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اس ضمن میں جو عارفانہ بحثیں کی ہیں ان کا ذکر خطبات میں ہو چکا ہے۔ ان کو دوبارہ اٹھانے کی ضرورت نہیں ساری بحثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ پانچ وقت انسانی فطرت کے مطابق ہیں۔ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ پانچ وقتوں میں اسے غذا میسر آئے۔ آج کے دور میں بعض جہلاء کہتے ہیں کہ نمازوں کے تین اوقات ہونے چاہئیں کیونکہ زمانہ تیز ہو گیا ہے ایسے جہلاء کے منہ بند کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ زمانے کی تیزی سے تمہارے کھانے کے اوقات میں تو کمی کی بجائے اضافہ ہو گیا ہے۔ کافی بریک' لنچ بریک' ٹی بریک سپر Supper بریک وغیرہ۔ یہ اوقات کیوں کم نہیں کرتے۔ جہاں تمہیں جسمانی طاقت کی بحالی کی زیادہ ضرورت ہے وہیں پر روحانی طاقت کی بحالی کی بھی ضرورت ہے حضرت مسیح موعود کا یہ بڑا عمدہ استنباط ہے جو ایسی جدید سوچوں کے منہ بند کرنے کے لئے کافی ہے اگر وہ عقل کریں۔

آیت نمبر 105

اس آیت کے مطالب بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا کہ' مخالف قوم کا پیچھا کرنے میں کمزوری نہ دکھاؤ۔ تم تکلیف میں ہو تو وہ بھی تو تکلیف میں ہیں۔ حضور نے فرمایا مخالف قوم سے یہ مراد نہیں کہ ہر کسی کے پیچھے پڑے رہو اصل بات یہ ہے کہ تم خدا کی خاطر مشکل میں پڑے ہو اور مخالفوں کی مشکل صرف تمہاری مخالفت ہے۔ تمہیں تو اس مصیبت کے نتیجہ میں اللہ سے امید ہے۔ مگر انہیں کوئی امید نہیں ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں مسلمانوں کی جنگی حکمت عملی کا دفاع کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ مسلمان اگر دشمنی کر رہے ہیں تو ان کو اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید ہے خالصۃً" اللہ کی خاطر تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ اور امید بھی ہے۔ وہ جو تمہارے خلاف مارے مارے پھر رہے ہیں ان کو تو امید ہی کوئی نہیں ان سے تو اللہ کے کوئی وعدے نہیں۔ اور جہاں تک تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ تم اللہ کی خاطر جنگ کرتے ہو اور جزا کی توقع رکھتے ہو تو یاد رکھو کہ اللہ بہت جاننے والا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے جہاد کی تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ بڑے بڑے پہلوان اس نیت سے مسلمانوں کے ساتھ شامل ہوئے کہ انہوں نے مکہ میں کسی قریبی کی موت کا بدلہ لینا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کو اس بناء پر جنگ میں شامل ہونے کی اجازت نہ دی۔ لیکن جب انہوں نے اسلام کا اقرار کر لیا تو آنحضور ﷺ ان کے منہ سے اقرار کو رد نہیں فرمایا کرتے تھے۔ یہ علم اللہ پر چھوڑ دیا کرتے تھے۔ ایسے موقع پر پہلے انکار کے باوجود ان کو اجازت دے دی گئی۔ حضور نے فرمایا پھر دیکھنے کی یہ بھی بات ہے کہ ان کا انجام کیا ہوا۔ اگر وہ جنگ میں مارا گیا تو یہ معاملہ "علیما حکیما" خدا پر چھوڑ دیا گیا۔ اگر وہ واقعی دل سے مسلمان ہو گیا تھا تو اللہ سے جزا پائے گا۔

آیت نمبر 106

فرمایا اس آیت کا ترجمہ بالکل واضح ہے کہ یہ کتاب ہم نے یقیناً تیری طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ تو لوگوں کے درمیان حق سے فیصلہ کرے۔ اس کے بعد یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ اللہ کے سمجھانے کے بعد کسی اور بات سے آنحضرت ﷺ فیصلہ کریں۔ خائنوں کی سفارش یا ان کے بارے میں جھگڑا کرنا رسول کریمؐ کی شان کے بالکل خلاف ہے۔ آپؐ کی صفات اس بات کو رد کر رہی ہیں دھکے دے رہی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس قسم کا خطاب قوم کے لئے ہوا کرتا ہے۔ اس میں دوسروں کو سکھایا گیا ہے۔ کہ یہ رسولؐ کوئی غلط بات نہیں کر سکتا اس کا نمونہ پکڑو۔ اور تم بھی ہرگز خائن کی طرف سے سفارشی نہ بننا۔ اس میں تمام بنی نوع انسان مخاطب ہیں۔ یہ طرز کلام قرآن کریم میں بکثرت موجود ہے کہ مخاطب رسول کریم ﷺ ہیں اور مراد ساری قوم ہے۔

جو جھگڑا اٹھایا گیا ہے وہ عجیب و غریب ہے رسول کریم ﷺ کے فیصلے قطعی ہوتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے دلوں میں جھانکنے کا حق نہیں جو حالات پیش ہوں گے ان کے مطابق ہی فیصلہ ہو گا۔ حضور ﷺ ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اس میں متنبہ کیا گیا ہے کہ قضائی طور پر جب دلائل کا رخ ایک خاص طرف ہو تو جج دلوں میں نہ جھانکے۔ اور فیصلہ مثلاً ایسا ہو کہ ایک شخص مال ہضم کرنا چاہتا ہو اور دلائل میں دبا رہا ہو اور جج مجبور ہو جائے تو فرمایا کہ ایسے حالات میں وہ لوگ جہنم لے رہے ہو گے۔ جائیداد نہیں جہنم کی خبر مل رہی ہو گی۔

صحابہ کی ایمان افروز کیفیات

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں حضرت نبی پاک ﷺ کے صحابہ کی ایمان افروز کیفیت پر مبنی

ایک روایت بیان فرمائی۔ دو لڑنے والے لڑتے ہوئے حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے ایک نے کہا کہ یہ مال میرا ہے دوسرے نے کہا کہ میرا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا دیکھو اگر میں نے ایک کے حق میں ایسا فیصلہ دے دیا جو اس کا حق نہیں تو وہ جہنم کا ٹکڑا لے رہا ہو گا۔ یہ بات سن کر دونوں افراد کے دل کی کایا پلٹ گئی۔ اور دونوں میں یہ بحث شروع ہو گئی کہ یہ مال میرا نہیں تمہارا ہے۔ تم لے لو۔ اور دونوں اس بات پر لڑنے لگ گئے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ نے یہ فرمایا تھا کہ اس طرح فیصلہ دیا کرو۔ اس صورت حال میں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ قوم سے یا اللہ سے کسی خائن کے حق میں لڑ رہے ہوں۔ حضور نے فرمایا یہ عجیب و غریب روایت ہے۔ اس کا تو سمجھنا بھی مشکل ہے۔ ایک شخص نے مال خریدا۔ چور نے نقب لگائی۔ اس نے ایک مسلمان پر شبہ کیا جو پاکباز تھا۔ اس نے احتجاج کیا۔ سب لوگوں نے گواہی دی کہ اس شخص کے بارے میں یہ وہم بھی نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت کیا کیا کوئی گواہی ہے۔ بتایا گیا کہ کوئی گواہی نہیں۔ مفسرین کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضور ﷺ اس خائن کی طرف سے جھگڑنے والے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہو گئی تو آپ رک گئے۔ یہ ساری بات آنحضرت ﷺ کی شان ہی کے خلاف ہے۔

آیت نمبر 107

اس آیت کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ سے اس کی بخشش طلب کر اللہ بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں بخشش مانگنے کا حکم اس لئے ہے کہ گناہوں سے بچنے کے لئے دفاعی تدابیر اختیار کر۔ کہ گناہ تجھ تک پہنچ ہی نہ سکیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ رسول کریم ﷺ معصوم عن الخطاء تھے۔ سب انبیاء ہی ایسے ہیں۔ سب نبی معصوم عن الخطاء ہوتے ہیں۔ مگر رسول اللہ کی شان سب سے بڑھ کر ہے مستشرق وہیری کی بحث اتنی جاہلانہ ہے کہ لکھتا ہے کہ اس سے ثابت ہوا کہ ہمارا لارڈ ہی معصوم تھا تمہارا نہیں۔ مطلب یہ کہ آنحضرت ﷺ ہر وقت استغفار کرتے رہتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے حق میں جو آیت نازل ہوئی ہے وہ مسیح کے معصوم ہونے کے حق میں بھی ہے۔ لیکن اگر اس فیض کو اٹھالو تو پیچھے کیا باقی رہ گیا۔ آنحضرت ﷺ نے تمام انبیاء کی عصمت کو قائم کیا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دلبرا! مجھ کو قسم ہے تری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے
بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے

وارث احمد فراز صاحب

شیخ الاسلام حضرت امام ابن تیمیہ رحؒ

حضرت امام بن تیمیہ کا نام احمد تھا ابو العباس کنیت۔ تقی الدین لقب 'ابن تیمیہ عرف تھا والد کا نام شہاب الدین تھا۔ آپ 661ھ بمطابق 1263ء میں دمشق کے علاقہ حران میں پیدا ہوئے اس لئے الحرانی کہلائے آپ کے والد بہت بڑے عالم تھے حافظ ذہبی نے ان کی نسبت لکھا ہے کہ آپ بہت بڑے محقق اور علوم پر عبور رکھتے تھے۔

تاتاریوں کی یلغار

ابھی امام صاحب کی عمر چھ سات سال کی تھی کہ تاتاریوں کے ہاتھوں خلافت عباسیہ کے مرکز بغداد پر قیامت ٹوٹی۔ تاتاریوں نے بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ تاتاریوں کی تباہ کاریوں سے حران بھی محفوظ نہ رہ سکا امام صاحب کے والد محترم کنبے کے افراد کو لے کر دمشق میں پناہ گزین ہوئے گھر کو چھوڑتے وقت امام صاحب کے والد محترم نے چند کتابیں اور بال بچوں کو ہی ساتھ لیا۔

تعلیم و تدریس

دمشق میں آکر امام صاحب کی باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہوا۔ آپ بچپن سے ذہین واقع ہوئے تھے بیس سال کی عمر تک آپ باقاعدہ فتوٰی دینے لگ گئے۔ آپ کی قوت حافظہ بہت غضب کی تھی علم حدیث میں ضعیف اور صحیح احادیث کی آپ خوب نشاندہی فرماتے۔ دمشق کی جامع مسجد میں نماز جمعہ کے بعد آپ قرآن مجید کا درس دیتے۔ اکتیس سال کی عمر میں حج کے لئے روانہ ہو گئے۔

بدعات کا رد

آپ نے جب بدعات اور محدثات کے لئے قدم اٹھایا تو آپ کے خلاف طوفان بدتمیزی برپا ہو گیا۔ علماء کی ایک جماعت تو پہلے ہی آپ سے بغض و حسد رکھتی تھی اب وہ کھلے بندوں مخالفت پر آمادہ ہوئے آپ کے خلاف یہ بھی الزام لگایا گیا کہ آپ ابن تومرت کی طرح سلطنت کے قیام کے خواہاں ہیں۔

تلوار کے دھنی

آپ نے جب ہوش سنبھالی تاتاری عفریت مسلمانوں پر تباہی بن کر نازل ہو چکا تھا چنانچہ آپ کو کئی بار ان کے خلاف تلوار اٹھانا پڑی کئی بار تاتاریوں کے دربار میں مسلمانوں کی دادرسی کے لئے بھی آپ کو جانا پڑا۔ ان کے دربار میں آپ کلمہ حق کہنے سے نہ رکتے ایک بار تاتاریوں کے امیر لشکر قلو خان نے بطور تمسخر کہا آپ نے آنے کی زحمت کیوں اٹھائی مجھے بلا لیا ہوتا۔ آپ نے فوراً بلا توقف فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں خود جایا کرتے تھے فرعون کبھی ان کے دربار میں حاضر نہ ہوا تھا۔

علماء کی زیادتی اور تکفیر

علماء نے آپ پر الزام لگایا کہ آپ خدا کے مجسم ہونے کے قائل ہیں سلطان مصر کے دربار میں علماء سے آپ کا مباحثہ کروایا گیا اور علماء کے اکسانے پر آپ کو اور آپ کے دونوں بھائیوں شیخ شرف الدین اور زین الدین عبد الرحیم کو قید میں ڈال دیا۔ قید خانہ میں آپ نے سرکاری لباس اور کھانا کھانے سے انکار کر دیا قریباً ڈیڑھ سال بعد آپ کو قید خانہ سے نجات ملی۔ رہائی کے بعد آپ نے پھر درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ امام صاحب کے درس و تدریس کی وجہ سے پیروں اور خانقاہ نشینوں میں کہرام مچ گیا انہوں نے امام صاحب کے خلاف مسلح جلوس نکالے چنانچہ حکومت نے ایک بار پھر آپ کو قید میں ڈال دیا۔ آپ نے قید خانہ میں ہی اصلاحات کا کام شروع کر دیا اور قید خانہ میں باقاعدہ نماز باجماعت کا آغاز کیا اس پر آپ کو اسکندریہ منتقل کر دیا اور ایک برج میں قید کر دیا دوبار آپ کو قتل کرنے اور سمندر میں غرق کرنے کی دھمکی بھی دی۔

709ھ میں سلطان ناصر مصر آیا اور آپ کی رہائی کا حکم دیا لیکن جب خدا نے آپ کے دن بدلے تو آپ نے اپنے مخالف علماء سے کوئی انتقام نہ لیا آپ کا ایک مشہور مخالف لکھتا ہے "میں نے ابن تیمیہ سے بڑھ کر فراخ دل، خطا بخش اور بردبار کسی کو نہیں دیکھا ہمیں موقعہ ملا تو ہم نے آپ کی ایذا دہی میں کوئی دریغ نہ کیا لیکن جب انہیں اختیار ملا تو آپ نے ہمیں معاف فرما دیا۔"

پھر قید خانہ میں

713ھ میں سلطان تاتاریوں کی سرکوبی کے لئے شام روانہ ہوئے تو امام صاحب بھی اپنے مجاہدین کے ساتھ ان کے ساتھ شام تشریف لے گئے یہاں آپ کا شاندار استقبال ہوا لوگ آپ سے فتاوٰی طلب کرتے آپ کے درس میں شامل ہوتے۔ لیکن حلف طلاق کے مسئلہ پر علماء نے پھر آپ کی مخالفت شروع کر دی اور آپ کو قید کر دیا اس بار آپ قریباً چھ ماہ قید خانہ میں رہے۔

726ھ میں آپ نے قبروں کی زیارت کی بدعات کے خلاف فتوٰی دیا پھر علماء نے آپ کے خلاف طوفان بدتمیزی برپا کیا حتیٰ کہ آپ پر کفر کا فتوٰی لگا اور آپ کے قتل پر اکسایا گیا چنانچہ ایک بار پھر سلطان نے آپ کو دمشق کے قید خانہ میں بند کر دیا اس عرصہ میں آپ کے بھائی شیخ شرف الدین فوت ہوئے لیکن آپ کو ان کے جنازہ میں شرکت کی اجازت نہ دی گئی۔

آپ نے قید خانہ میں تصنیف کا کام شروع کر دیا جب حکام کو پتہ چلا تو آپ سے قلم و دوات چھین لئے گئے لیکن آپ کوئلہ سے لکھ کر تحریرات باہر بھجواتے رہے۔ فقہ میں آپ کا مسلک حنبلی تھا۔

اقوال امام

آپ فرمایا کرتے تھے۔

"دنیا میں ایک بہشت ہے جو شخص اس بہشت میں نہیں آتا اسے بہشت آخری حصہ میں نہیں مل سکتا مگر میرے دشمن کیا کریں گے میرا بہشت میرے سینے میں ہے جہاں جاؤں یہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتا۔"

آپ فرماتے۔

"قید میری خلوت ہے قتل میری شہادت ہے اور جلاوطنی میری سیاحت"

اپنی آخری قید میں فرمایا۔

"اگر میں اس قلعہ کے برابر زر صرف کروں تو اس نعمت کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا جو مجھے اس قید خانہ میں حاصل ہوئی ہے اور نہ اس کی جزا دے سکتا ہوں۔"

عبادت میں شغف

قید خانہ میں جب کاغذ و قلم آپ سے چھین لئے گئے تو آپ سارا وقت عبادت میں گزارنے لگے قید کے دوران آپ نے اکاسی مرتبہ قرآن مجید ختم کیا جس وقت آپ کا دم واپسیں ہوا آپ قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔

وفات و نماز جنازہ

بیس دن بیمار رہ کر دس ربیع الاول 726ھ بمطابق 1328ء پینسٹھ 65 برس کی عمر میں علم و ہدایت کا یہ آفتاب قلعہ دمشق سے غروب ہو گیا پہلی نماز قلعہ میں ہوئی دوسری جامع مسجد دمشق میں تیسری شہر کے باہر آپ کے بھائی زین الدین نے پڑھائی۔ روایت ہے کہ جنازہ کے ساتھ پانچ لاکھ افراد تھے بوقت عصر مقبرہ صوفیہ میں آپ کے بھائی شیخ شرف الدین کے پہلو میں آپ کو دفن کیا گیا متعدد شہروں میں جنازہ غائب پڑھا گیا۔

آپ کی کتب

امام صاحب کی چھوٹی چھوٹی پانچ سو کتب بیان کی جاتی ہیں۔ عیسائیت کے رد میں آپ نے کئی کتب تصنیف کیں جن میں فتاوٰی ابن تیمیہ' الفرقان بین اولیاء الرحمان و اولیاء الشیطٰن' الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح' رد نصاریٰ' کتاب الایمان' رد المنطق' بہت مشہور ہیں۔ "حسین و یزید" کتاب میں آپ کا مسلک بہت محتاط اور افراط و تفریط سے پاک ہے قریباً پچاس صفحات کا یہ رسالہ بہت مفید اور ٹھوس مقالہ ہے۔

آپ کے خون سے ایک قیمتی جان بچ سکتی ہے۔
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق)

دھند کیسے بنتی ہے

مجد الدین صاحب

شبنم' دھند' کہر' بادل' بارش' اولے' برفباری یہ سب موسمی اثرات باہم ایک گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ اس تعلق کو سمجھنے کے لئے چند بنیادی حقائق کا جاننا ضروری ہے۔

ہوا میں نمی کی موجودگی ہوا میں ہر وقت نمی موجود رہتی ہے۔ نہروں' دریاؤں' جھیلوں' سمندروں سے ہر وقت پانی کے بخارات (Vapours) ہوا میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔

زمین کا حرارت جذب اور خارج کرنا

زمین سورج کی گرمی کو دن بھر جذب کرتی رہتی ہے۔ غروب آفتاب کے بعد زمین اور اس پر موجود درخت' پہاڑ وغیرہ اس گرمی کو فضا میں خارج (Radiate) کرتے رہتے ہیں۔

شبنم جب زمین اپنی حرارت میں فضا میں خارج کرتی ہے تو لازماً اس کا درجہ حرارت گر جاتا ہے۔ اگر یہ درجہ حرارت اس حد تک گر جائے کہ ہوا میں موجود بخارات پانی بن جائیں تو یہ قطرے شبنم کی صورت میں سطح پر جم جاتے ہیں۔

شبنم کے بننے میں درج ذیل امور ممد ہوتے ہیں۔

1۔ ہوا پرسکون ہو۔ اگر ہوا چل رہی ہو تو بخارات کو اتنا وقت نہیں ملتا کہ وہ جم سکیں۔

2۔ مطلع صاف ہو۔ اگر بادل ہوں تو زمین سے خارج ہونے والی گرمی کی شعائیں بادلوں سے ٹکرا کر واپس آئیں گی اور درجہ حرارت نہیں گرے گا۔ مطلع صاف ہو تو زمین کی گرمی فضا میں خارج ہوتی رہے گی۔

3۔ ہوا میں نمی ہو۔ جس قدر نمی زیادہ ہوگی اسی قدر شبنم بننے کا امکان بڑھے گا۔

4۔ سطح گرمی خارج کرے۔ جس سطح پر شبنم بنے وہ جس قدر زیادہ گرمی خارج کرنے والی ہو گی اتنی شبنم زیادہ بنے گی۔

دھند اور کہر

اگر زمین کا درجہ حرارت اس حد تک گر جائے کہ اس کے قریب موجود ہوا میں بخارات پانی بن جائیں اور اسی حالت میں ہوا میں ٹکے رہیں تو ایسی پانی ملی ہوا کو دھند (Mist) کہتے ہیں۔ یہی دھند جب گہری ہو جائے یعنی پانی کی زیادتی کے باعث ہوا اور پانی کا گہرا آمیزہ بن جائے تو اسے کہر (FOG) کہتے ہیں۔

دھند کی زیادتی ظاہر ہے کہ سرد موسم میں دھند کے بننے کے امکانات زیادہ ہیں۔ اسی طرح سے یاد رہے کہ ہوا میں پانی کو ٹکنے کے لئے کسی سہارے کی ضرورت ہے۔ عموماً گرد' دھوئیں کے ذرات کے گرد پانی ٹھہرتا ہے۔ اس لئے شہروں اور فیکٹریوں میں' جہاں ہوا میں ایسے ذرات زیادہ ہوں' دھند زیادہ ہوتی ہے۔

دھند میں درختوں سے بارش درختوں میں گرمی خارج کرنے کی صلاحیت زیادہ ہے اس لئے ان پر زیادہ پانی اکٹھا ہو جاتا ہے۔ دوسرے اپنی خوراک کی تیاری کے عمل میں درخت پانی خارج کرتے ہیں۔ عام موسم میں یہ پانی بخارات بن کر اڑ جایا کرتا ہے۔ جب درجہ حرارت بہت کم ہو تو یہ پانی وہیں پتوں پر جمنا شروع ہو جاتا ہے اور ٹپ ٹپ کر کے گرتا رہتا ہے۔

بادل اور بارش

گرم موسم میں زمین سے گرم ہوا بخارات کو لے کر اوپر اٹھتی ہے۔ یہ بخارات جب زمین سے کافی اوپر آ جاتے ہیں تو اولاً ہوا کے کم دباؤ کے باعث اور ثانیاً وہاں کی ٹھنڈی ہوا کے باعث یہ بخارات پانی میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور اپنے وزن سے بارش بن کر گرتے ہیں۔

برف اور اولے اگر اونچائی پر ہوا کا درجہ حرارت بہت کم ہو تو بخارات سے بننے والا پانی برف بن جاتا ہے اور زمین پر برفباری کا موجب بنتا ہے۔

اسی طرح سے اگر گرتا ہوا بارش کا قطرہ راستہ میں کم درجہ حرارت والی ہوا سے گزرے تو یہ جم کر اولے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 31879 میں Udi Sastra Suryadi ولد Sanarta پیشہ ریٹائرڈ عمر 60 سال بیعت 1963ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-11-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ 70 مربع میٹر مالیتی۔/1000000 روپے۔ 2۔ سائیکل مالیتی۔/150000 روپے۔ 3۔ گھڑی مالیتی۔/30000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/1180000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/410000 روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Udi Sastra Suryadi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Endang Gani انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Engkos Koswara انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31880 میں Rachman Rofei ولد Rofei پیشہ ریٹائرڈ عمر 57 سال بیعت 1965ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-11-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان مع زمین برقبہ 130 مربع میٹر مالیتی۔/110000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200000 روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Rachman Rofei انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ano Suparno انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Abdul Koyum ساکن انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31881 میں Asep Rohendi ولد مکرم Ihi صاحب پیشہ تجارت عمر 30 سال بیعت 1984ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-5-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک سیٹ سلائی مشین مالیتی۔/3000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Asep Rohendi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Hamim.A انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Soni Suwandi انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31882 میں Apipah Bt Bujing بنت Bujing Bin Raub پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملائیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 89-11-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہون گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Apipaj Bt Bujing ملائیشیا گواہ شد نمبر 1 Muhammad Davd ملائیشیا گواہ شد نمبر 2 Muhammad Zohdi Fadhli HA ملائیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31883 میں Tati Heryati زوجہ Ano Suparno پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت 1973ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-11-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ 100 مربع میٹر واقع Cianjur انڈونیشیا مالیتی۔/1000000 روپے۔ 2۔ ٹیلی ویژن 20 انچ کا مالیتی۔/500000 روپے۔ 3۔ واشنگ مشین مالیتی۔/250000 روپے۔ 4۔ Stove مالیتی 150000 روپے حق مہر دو گرام سونا مالیتی۔/52000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/25000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Tati Heryati انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ano Suparno انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Abdul Koyum انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31884 میں عبدالعزیز ولد فضل دین صاحب قوم آرائیں پیشہ زراعت عمر 80 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر R-93/6 ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-7-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس

اطلاعات و اعلانات

طلبہ وطالبات ایرنٹس

نرسز کی آسامیاں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ ٹریننگ کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ ایسے طلبہ و طالبات جو نرسنگ کی تربیت کے خواہشمند ہوں اور کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہوں اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ امیر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 20- جنوری 1999ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال بنام ایڈمنسٹریٹر صاحب پہنچادیں۔

دوران ٹریننگ طلبہ و طالبات کو مبلغ-/1000 روپے بالمقطع وظیفہ (الاؤنس) ماہوار دیا جاتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال - ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اجتماع واقفین نو ضلع اوکاڑہ

○ مورخہ 25- دسمبر 1998ء بروز جمعۃ المبارک واقفین نو ضلع اوکاڑہ کا پہلا سالانہ اجتماع بیت الذکر اوکاڑہ شہر میں منعقد ہوا اس اجتماع میں 57 واقفین نو 28 والدین اور 9 دیگر احباب نے شرکت کی۔

اختتامی اجلاس میں تلاوت اور نظم کے بعد اعزاز پانے والے واقفین نو میں مکرم شیخ طارق محمود صاحب نائب امیر ضلع اور مرکزی نمائندہ نے انعامات تقسیم کئے اس اجتماع کے انعقاد میں مکرم میاں غلام قادر صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع، مکرم کرنل ظفر علی صاحب سیکرٹری وقف نو اوکاڑہ شہر اور جملہ مربیان کرام نے بھرپور کردار ادا کیا۔

اجتماع واقفین نو حلقہ چوک سرور شہید ضلع مظفر گڑھ

○ مورخہ 20- دسمبر 1998ء بروز اتوار واقفین نو حلقہ سرور شہید ضلع مظفر گڑھ کے واقفین نو کا پہلا سالانہ اجتماع چوک سرور شہید میں منعقد ہوا اس حلقہ کی پانچ جماعتوں چوک سرور شہید، مظفر گڑھ، کوٹ ادو، چک 3/4-R اور چک 604/T.D.A کے 11 واقفین نو 9 والدین اور 19 دیگر احباب نے شرکت کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب طاہر مربی نمائندہ وکالت وقف نو نے افتتاحی خطاب کیا۔ بعد ازاں علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اختتامی اجلاس میں واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس اجتماع کے انعقاد میں مکرم لعل خان ناصر صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع۔ مکرم حافظ محمود احمد صاحب مربی ضلع مکرم سلطان احمد ڈار صاحب مربی سلسلہ نے بھرپور تعاون کیا۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضروری اعلان

○ مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی نمائندہ الفضل چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت الفضل کے لئے ضلع گجرات کے دورہ پر آرہے ہیں تمام احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر الفضل)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر مال آمد ربوہ کی بیٹی مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 25- دسمبر 98ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام تابش ظفر ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو نیک خادم دین اور دین و دنیا میں کامیاب و کامران زندگی سے نوازے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم رانا محمد قاسم صاحب دارالعلوم غربی الف ربوہ کی پھوپھی محترمہ سرداراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد دین صاحب بمقام دھاریوال پونگا ضلع سیالکوٹ مورخہ 30- دسمبر 1998ء بروز بدھ شام سات بجے بعمر تقریباً 90 سال وفات پاگئیں گلے روز 31- دسمبر 1998ء کو بعد عصر محترم معلم صاحب سیالکوٹ نے جنازہ پڑھایا مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر محترم معلم صاحب نے ہی دعا کروائی۔

احباب جماعت سے موصوفہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم وقاص احمد صاحب ابن مکرم بشارت احمد وحید صاحب ناصر آباد ربوہ عرصہ پانچ سال سے دماغی تشنج میں مبتلا ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ نفیسہ نرگس صاحبہ بنت مکرم منظور احمد صاحب چیمہ پنڈی مڑھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ نے اعلیٰ تعلیمی کامیابیوں کے لئے درخواست دعا کی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احمدی طالبات متوجہ ہوں

○ وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ (CO-Education Institute) میں داخلہ لے رہی ہیں وہ داخلہ لینے سے قبل اس بات کا اچھی طرح جائزہ لے لیں کہ مطلوبہ مضمون / کورس کسی ایسے تعلیمی ادارے میں کیا جائے جہاں مخلوط تعلیمی نظام نہ ہو بلکہ صرف خواتین کا ادارہ ہو۔ اگر ایسا تعلیمی ادارہ میسر نہ ہو تو پھر نظارت تعلیم کے توسط سے حضور پر نور سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کی جائے۔ اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست فارم نظارت تعلیم سے حاصل کیا جا سکتا ہے یہ فارم پر کر کے واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

اسی طرح ایسی احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب بغیر اجازت حضور پر نور کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لے چکی ہیں ان کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے درخواست فارم حاصل کر کے اسے پر کریں اور واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔ تا حضور انور کی خدمت میں کیس پیش کیا جاسکے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اہم اعلان

○ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (UGC) اسلام آباد نے ان اداروں کی نئی لسٹ جاری کی ہے جن کو UGC نے ڈگری تفویض کرنے کا اختیار دیا ہے اور ان کے تمام پروگراموں کو Recognine UGC کرتی ہے۔

1- فیڈرل ایریا

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی۔ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی۔ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد۔

2- آزاد جموں کشمیر

آزاد جموں کشمیر یونیورسٹی مظفر آباد۔

3- بلوچستان

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی خضدار۔ بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ۔

4- صوبہ سرحد

گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان۔ زرعی یونیورسٹی پشاور۔ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی پشاور۔ پشاور یونیورسٹی۔

5- پنجاب

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد۔ یونیورسٹی آف ARID ایگریکلچر راولپنڈی۔ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان۔ فاطمہ جناح یونیورسٹی راولپنڈی۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔ نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی راولپنڈی۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ انجینئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا۔

گورنمنٹ کالج لاہور۔ لاہور کالج برائے خواتین لاہور۔ نیشنل کالج آف آرٹس لاہور۔

6- سندھ

کراچی یونیورسٹی۔ مہران انجینئرنگ یونیورسٹی جامشورو۔ NED یونیورسٹی کراچی قائد عوام انجینئرنگ یونیورسٹی نواب شاہ۔ شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور۔ زرعی یونیورسٹی ٹنڈو جام۔ سندھ یونیورسٹی جامشورو۔ انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن (IBA) کراچی۔

7- پرائیویٹ سیکٹر میں ڈگری تفویض کرنے والے ادارے

غلام اسحاق خان انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (ٹوپی) (الخیر یونیورسٹی آزاد کشمیر۔ LUMS لاہور۔ لاہور سکول آف اکنامکس۔ آغاخان یونیورسٹی کراچی۔

بقائی میڈیکل یونیورسٹی کراچی۔ گرین ایچ یونیورسٹی کراچی۔ ہمدرد یونیورسٹی کراچی۔ اسراء یونیورسٹی حیدر آباد۔ جناح یونیورسٹی برائے خواتین کراچی۔ محمد علی جناح یونیورسٹی کراچی۔ سرسید انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی۔ ضیاء الدین میڈیکل یونیورسٹی کراچی انڈس سکول آف اوٹ اینڈ آرکیٹکچر کراچی۔ SZABIST انسٹی ٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کراچی۔ انسٹی ٹیوٹ آف بزنس مینجمنٹ کراچی۔

(نظارت تعلیم)

وقف جدید کے چندہ کے لئے محنت

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔

"وقف جدید کے چندہ میں زیادہ سے زیادہ شمولیت اختیار کریں جہاں تک ممکن ہے اب زیادہ سے زیادہ محنت کریں۔

(ناظم مال وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 6

وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- سوا چھ ایکڑ زرعی زمین جس میں 4 کنال نالے میں آ گئی ہے مالیتی-/300000 روپے۔ 2- مکان برقبہ 6 مرلے مالیتی-/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/8000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالعزیز چک نمبر 93/6-R ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر 1 عباس علی شاکر چک نمبر 93/6-R ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر 2 محمد عامر رفیق چک نمبر 93/6-R ضلع بہاولنگر۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 8- جنوری- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 8 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ

9- جنوری- غروب آفتاب- افطار 5-23

10- جنوری- طلوع فجر انتہائے سحر 5-41

10- جنوری- طلوع آفتاب 7-07

عالمی خبریں

ترکی کا سیاسی بحران

ترکی کے نامزد وزیر اعظم حلیم اریز نے گزشتہ روز اعلان کیا ہے کہ وہ ملک میں نئی حکومت بنانے کی کوشش میں ناکام ہو گئے ہیں- اس سے پہلے بلند ایجویت ناکام رہے- اس سے قبل مسعود یلماز کی حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد منظور ہو گئی تھی-

دفاعی بجٹ کم ہو سکتا ہے

بھارت کے وزیر اعظم جارج فرنانڈس نے کہا ہے کہ اگر پاکستان سے تعلقات بہتر ہو جائیں تو دفاعی بجٹ کم ہو سکتا ہے- ہمیں اپنی دفاعی ضروریات کے لئے کیا کرنا چاہئے یہ ہمارا اندرونی معاملہ ہے- اس سلسلے میں امریکی سفیر کا بیان مضحکہ خیز ہے- اگر امریکہ کو دوسرے ممالک کے بارے میں تشویش ہو سکتی ہے تو دوسرے ممالک بھی امریکہ کے بارے میں اپنی تشویش ظاہر کر سکتے ہیں-

بغداد پر میزائلوں سے حملہ

صدر کلنٹن کے خلاف سینٹ میں سماعت کے آغاز سے چند گھنٹے قبل امریکہ نے بغداد پر میزائلوں سے ایک اور حملہ کیا- عراقی ائرڈیفنس کو نشانہ بنایا گیا- ریڈار سسٹم کو بھی نقصان پہنچا- امریکی حکام نے حملہ کی تصدیق کر دی- کارروائی میں ایف-16 طیاروں نے حصہ لیا-

روس کا نوفلائی زون ختم کرنے کا مطالبہ

روس نے عراق میں قائم نو فلائی زون ختم کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے- روسی وزارت خارجہ نے کہا اس زون کا قیام اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے دائرہ اختیار سے باہر ہے- روس 1991ء سے اس کا مخالف ہے- روس نے امریکہ اور عراق کی فضائی جھڑپ پر تشویش کا اظہار کیا ہے-

پاک چین تشویش بے بنیاد

بھارتی وزیر داخلہ کے ایل ایڈوانی نے کہا ہے کہ روس سے دفاعی معاہدوں پر پاکستان اور چین کی تشویش بے بنیاد ہے- پاکستان کی قومی اسمبلی میں بھارتی گجرات میں فسادات پر باتیں ہمارے معاملات میں مداخلت اور ہمارے لئے ناقابل برداشت ہیں-

شین وارن کپتان ہو گئے

آسٹریلیا کے نامور سپن باؤلر شین وارن کو آسٹریلوی کرکٹ ٹیم کا کپتان اور مارک واہ کو نائب کپتان بنا دیا گیا ہے- دونوں جوئے میں ملوث ہونے کا اعتراف کر چکے ہیں-

پاک بھارت میچ کی پچ اکھاڑ دی

بھارت کی انتہا پسند ہندو تنظیم شیوسینا کے 50- مسلح کارکنوں نے نئی دہلی کے کوٹلہ سٹیڈیم میں اسلحہ تان کر عملے کو بے بس کر دیا اور گراؤنڈ میں گڑھے ڈال دیئے اور پولیس کے آتے ہی فرار ہو گئے چار پکڑے گئے- اس سٹیڈیم میں 28- جنوری کو دونوں ممالک کا ٹیسٹ میچ ہونا ہے-

صدام کا تختہ الٹنے کی سازش

عراق کے صدر صدام حسین کا تختہ الٹنے کی سازش کرنے کے لئے حزب اختلاف کے 17- گروپوں میں اتحاد کا امکان ہے- اپوزیشن گروپوں کے مذاکرات جنوری کے آخر میں لندن میں ہوں گے-

بھارتی بحریہ کے سربراہ کا تنازعہ

بھارتی بحریہ کے سربراہ کی برطرفی کے معاملے کو سابق جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف جنرل (ر) پی این ہون نے سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کا فیصلہ کیا ہے-

ملکی خبریں

سندھ اسمبلی کے بارے میں رٹ

سپریم کورٹ میں سندھ اسمبلی کو معطل کرنے اور اس کے اجلاس کے انعقاد کو روکنے کے بارے میں رٹ درخواست پر سپریم کورٹ نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ سندھ اسمبلی کا اجلاس روکنے سے ملک کی بڑی بدنامی ہوئی- سندھ اور کراچی کے حالات کا حوالہ دیا گیا لیکن آئین کی تشریح مختلف حالات میں مختلف نہیں بلکہ ہر قسم کے حالات میں ایک ہی ہونی چاہئے-

لیبر پالیسی کا اعلان

حکومت نے لیبر پالیسی کا اعلان کر دیا ہے اس کے تحت مزدوروں کی پنشن میں 210 روپے اضافہ کر دیا گیا ہے- عالمی لیبر قوانین نافذ کرنے اور عمل در آمد کرانے کے لئے ججوں پر مشتمل کمیشن قائم کرنے کا اعلان کر دیا گیا-

واجپائی کا بیان منفی ہے

پاکستان کی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ بھارت کے وزیر اعظم واجپائی کا بیان منفی ہے- مذاکرات میں مسئلہ کشمیر ہمیشہ سر فہرست رہے گا-

فوجی عدالتوں کے خلاف رٹ

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے سندھ میں ملٹری کورٹس کو کام سے روکے جانے کے لئے ایم کیو ایم کی طرف سے عبوری حکم امتناعی جاری کرنے کی درخواست پر حکومت کو نوٹس جاری کر دیا ہے-

چار اضلاع میں چھاپے

مظفر گڑھ کے سانحہ کے بعد پولیس نے سپاہ صحابہ کے خلاف گرینڈ ٹارگٹ آپریشن کے دوران سرگودھا ڈویژن کے چاروں اضلاع سرگودھا، میانوالی، بھکر اور خوشاب میں چھاپوں کے دوران 14- افراد کو گرفتار کر کے خفیہ مقامات پر منتقل کر دیا-

سولہویں آئینی ترمیم کا بل

حکومت نے سرکاری ملازمتوں میں کوٹہ سسٹم کے اصول میں مزید 20 سال تک توسیع دینے کے لئے آئین میں سولہویں ترمیم کا بل قومی اسمبلی میں پیش کر دیا ہے-

بھارت کو بجلی کی فروخت موخر

بھارت کو بجلی کی فروخت کا فیصلہ سر دست تاخیر میں ڈال دیا گیا ہے- دو تہائی علاقے بجلی سے محروم ہیں اس صورت حال میں بھارت کو بجلی فروخت کرنا مضحکہ خیز ہے-

حکیم سعید قتل میں الطاف حسین نامزد

حکیم سعید کے قتل کیس میں ایم کیو ایم کے الطاف حسین کو بھی ملزمان میں شامل کر دیا گیا ہے- دو ملزمان کو وعدہ معاف گواہ بنا دیا گیا- فوجی عدالت کے سپرد کیا جانے والا یہ پہلا مقدمہ ہے جس میں الطاف حسین کو نامزد کیا گیا ہے-

فوج کی ایک اور مدد

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ ملک میں ناجائز اسلحہ کے خلاف مہم چلانے کے لئے فوج کی مدد لے سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ سندھ میں گورنر راج اور فوجی عدالتیں اس وقت تک رہیں گی جب تک کراچی کو دہشت گردوں اور بھتہ مافیا سے مکمل پاک نہیں کر دیا جاتا وزیر اعظم نے وزیر اعظم ہاؤس میں صحافیوں سے غیر رسمی بات چیت میں کہا کہ غیر قانونی اسلحہ کے کاروبار اور اس کے استعمال کو جڑ سے ختم کر دیا جائے گا- کسی دباؤ یا رکاوٹ کی پرواہ نہیں کی جائے گی-

بجلی چوری کے چھاپے

واپڈا کی چھاپہ مار پارٹی اس وقت حیران پریشان ہو گئی جب ملک غلام مصطفی کھر کے گھر میں چھاپے کے دوران نیا تھری فیس میٹر لگا ہوا دیکھا پرانا میٹر غائب پایا گیا- مقامی دفتر تبدیلی سے لاعلم ہے- اس کے علاوہ اداکار محمد علی کی بیگم زیبا کے خلاف بجلی چوری کا مقدمہ درج کر کے انکی گرفتاری کی کوشش شروع کر دی گئی ہے- اداکارہ زیبا نے کہا کہ حاسدوں کو وزیر اعظم کا ہمارے گھر آنا اچھا نہیں لگا- اس کے علاوہ منہاج القرآن اور شوکت خانم میموریل ہسپتال پر بھی چھاپے مارے گئے- دونوں میٹر درست نکلے-

متحدہ کے مفرور دہشت گرد

پنجاب میں دہشت گردی متحدہ کے مفرور کر رہے ہیں- خفیہ اداروں نے رپورٹ کی ہے کہ بااثر لوگوں نے ایسے افراد کو پنجاب میں پناہ دے رکھی ہے- چینی خاتون کے قتل میں بھی متحدہ کے لوگ ملوث ہو سکتے ہیں- جرائم پیشہ افراد گرفتاری سے بچنے کے لئے اعتکاف بھی بیٹھ سکتے ہیں- مساجد کی انتظامیہ سے فہرستیں طلب کر لی گئیں-

کالاباغ ڈیم کی اہمیت

واپڈا کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل راؤ ذوالفقار علی اور ڈپٹی چیئرمین میجر جنرل سرفراز اقبال نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم ملکی بقا کے لئے ناگزیر ہے-

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے اور خریدنے کیلئے
محمود جیولرز
دوکان 212381
رہائش 212131
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

• وولٹیج سٹیبلائزر • فریج • گیزر
• واشنگ مشین • ایئر کولر • ایئر کنڈیشنر
• کوکنگ رینج • مائیکروویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
7223347-7239347-7354873

Quality Offset / Screen Printing
Nameplates, Stickers, Monograms, Computer Signs,
Hard & Flexible Crystal Labels, Holy Gifts in Metallic Mounts,
Giveaways etc. & 3 - D Hologram Stickers for Security.
Multicolour (Pvt) Limited
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 759 0106, Fax: (92-42) 759 4111

عید کیلئے ریڈی میڈ ملبوسات کی خریداری اور مخصوص آئٹموں پر سپیشل سیل کیلئے
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار- اقصیٰ روڈ ربوہ
212039